سلسلۂ اشاعت سید العلماء اکادمی - ۲

مصنفہ:

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا

السید علی نقی النقوی مجتہد

طاب ثراہ

جملہ حقوق محفوظ

○ نام کتاب : شہید انسانیت

○ مصنف : آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

○ تعداد اشاعت : ایک ہزار

○ سن اشاعت : (تیسرا ایڈیشن) محرم ۱۴۰۹ھ ۔ اگست ۱۹۸۸ء

○ طباعت : ہندستان پرنٹنگ پریس لکھنؤ

○ سر[illegible] طاہر، ڈیزائن ہاؤس خریجی، دہلی

○ نا[illegible] سید العلماء اکادمی (الہند)

[illegible] پینتیس ۳۵ روپے

سید العلماء اکادمی (الہند)

صدر دفتر :
آرام گاہ سید العلماء۔ عبد العزیز روڈ
لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ یوپی (انڈیا)

شاخ :
نیشنل کالونی۔ امیر نشان
علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱ یوپی (انڈیا)

اس لیے کہ اُن کے اخلاق و عادات کی اصلاح کریں اور اُن کو عدالت و انصاف اور تعلیمات قرآن پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیں۔ (۱)

واقعتہً چونکہ مسلم کا کوئی طرز عمل اُن کے اس بیان کے خلاف ظاہر بھی نہیں ہوا تھا لہٰذا یہ صفائی بغاوت کے الزام سے اُن کے بری ہونے کے لیے کافی تھی مگر استبداد کے سامنے دلیل و برہان کام نہیں دیا کرتا۔ ابن زیاد نے حکم دیا کہ اُنھیں قصر کے بالاخانہ پر لے جایا جائے، وہاں اُن کی گردن قلم کی جائے اور پھر سر کے ساتھ ہی جسم کو نیچے گرا دیا جائے اور اس کے لیے وہی بکر بن حمران احمری (۲) جس کی تلوار سے جناب مسلم کے لب و دہن پر زخم آیا تھا نامزد کیا گیا۔ جناب مسلم انتہائی صبر و سکون سے تکبیر، استغفار اور صلوات کے اوراد کے ساتھ دار الامارہ کے کوٹھے پر تشریف لے گئے اور اُن کے سر کو جدا کر کے جسم کو قصر سے نیچے پھینک دیا گیا (۳) روز سہ شنبہ ۸ ذی الحجہ سنہ ۶۰ھ جناب مسلم نے جنگ شروع کی (۴) اور روز چہارشنبہ ۹ ذی الحجہ کو شہادت پائی (۵)

اس کے بعد سے شہر میں خوف و دہشت کی عملداری اور رعب و ہیبت کا پورا دور دورہ تھا۔ لوگ گھروں سے نکلنا خطرناک سمجھتے تھے، اس لیے ہر طرف سناٹا تھا اور ایک کو ایک کی خبر نہ تھی۔

انتہا یہ تھی کہ وہی ہانی بن عروہ جن کے ہمراہ رکاب ۱۲ ہزار مسلح سوار ہوتے تھے اور جن کے قتل کر دیے جانے کی غلط خبر پر دار الامارہ کھنچی ہوئی تلواروں کے حلقہ میں آ گیا تھا رسیوں میں جکڑ کر بازار میں لائے جا رہے تھے اور وہاں آواز دے رہے تھے کہ کہاں ہیں میرے قبیلۂ بنی مذحج کے بہادر! ہائے افسوس کہ اس وقت

---

(۱) طبری ج ۶ صـ۲۱۲ ارشاد صـ۲۲۵۔ (۲) دینوری نے اس کا نام احمر بن بکیر لکھا ہے (الاخبار الطوال صـ۲۴۲) (۳) طبری ج ۶ صـ۲۱۳۔ ارشاد صـ۲۲۶ (۴) طبری ج ۶ صـ۲۱۵ (۵) ارشاد دینوری نے شہادت جناب مسلم کی تاریخ سہ شنبہ ۳ ذی الحجہ سنہ ۶۰ھ درج کی ہے (الاخبار الطوال صـ۲۴۲) یہ درست نہیں معلوم ہوتی۔

بنی مذحج مجھے نظر نہیں آتے لیکن کوئی متنفس بھی ان کی طرف رخ کرتے نظر نہ آتا تھا۔

یہاں تک کہ ابن زیاد کے ترکی غلام نے اپنی تلوار سے اُن کے سر و تن میں جدائی کر دی (۱)

ابن زیاد نے مسلم و ہانی کے سرہائے بریدہ ہانی بن ابی حبہ ہمدانی اور زبیر بن اروح تمیمی کے ہاتھ واقعہ کی مختصر روئداد کے ساتھ روانہ کیے اور ان دونوں نے تفصیلات جا کر زبانی بھی بیان کیے۔ یزید نے جواباً اس کارنامہ پر بڑی شاباشی دی اور لکھا کہ تم نے وہی کیا جس کی ہمیں تم سے امید تھی اب خود حسینؑ بن علیؑ کے بارے میں تمہاری کارگزاری دیکھنا ہے (۲)

---

(۱) طبری ج ۶ صـ۲۱۳ـ ـ ۲۱۴ ـ ارشاد صـ۲۲۶ـ (۲) الاخبار الطوال صـ۲۴۲ـ